سوال

(188) زمین رہن رکھ کرکچھ روپے معین وقت تک قرض لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید بکر کے پاس اپنی زمین رہن رکھ کرکچھ روپے ایک اجل معین پر قرض لئے۔ لیکن زید اپنی غربت اورافلاس کی وجہ اجل معین پر روپیہ ادا نہیں کرسکا۔ چنانچہ بکر نے اس کی زمین مرہونہ پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد بکر نے اس زمین میں ایک مسجد بنوائی جس میں چودہ پندرہ سال سے لوگ نماز پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے یانہں؟ نیز اب اس زمین کے متعلق کیا فیصلہ کیا جائے؟۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: لایغلق الرہن من صاحبہ الذی رہنہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ (شافعی) «لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ» يُقَالُ: غَلِقَ الرَّهْنُ يَغْلَقُ غُلُوقاً إِذَا بَقِيَ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ لَا يَقْدِرُ رَاهِنُهُ عَلَى تَخْلِيصِهِ وَالْمَعْنَى أَنَّهُ لَا يَسْتَحِقُّهُ الْمُرْتَهِنُ إِذَا لَمْ يَسْتَفِكَّهُ صَاحِبُهُ

وَكَانَ هَذَا مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، أَنَّ الرَّاهِنَ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ مَا عَلَيْهِ فِي الْوَقْتِ الْمُعَيَّنِ مَلَكَ الْمُرْتَهِنُ الرَّهْنَ، فَأَبْطَلَهُ الْإِسْلَامُ

وقال فی القاموس: غلق الرہن کفرح استحقہ المرتہن وذلک لم یفتکہ فی الوقت المشروط انتہی ومن احب التفصیل رجع الی الروضة الندیہ شرح الدرر البہیة للشوکانی (2/210)

حدیث مذکورسے ثابت ہواکہ اگر راہن وقت معینہ پر دین ادانہ کرسکے توشی مرہون اس کی ملکیت سے نکل کر مرتہن کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی بلکہ حسب سابق راہن کی ملکیت میں باقی رہتی ہے۔ اوریہ بھی معلوم ہواکہ اس کی ملکیت سے نکل کرمرتہن کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی بلک حسب سابق راہن کی ملکیت میں باقی رہتی ہے۔ اوریہ بھی معلوم ہواکہ مرتہن کےلئے جائز نہیں کہ اپنے کواس کا مالک سمجھ کراس میں کسی قسم کا تصرف ازقسم بیع وہبہ وصدقہ وتعمیر وغیرہ کرے۔ پس صورت مسئولہ میں اجل معین پر دین نہ ادا کرنے سے بکراس زمین کا مالک نہیں ہوالہذااس میں مسجد تعمیر کرنے کا حق بھی اس کو حاصل نہیں تھا اس کا یہ تصرف غاصبانہ وظالمانہ ہے اوریہ زمین ارض مغصوبہ کے حکم میں ہے اس لئے یہ مسجد شرعا مسجد کے حکم میں نہیں ہے۔

ایسی عمارت میں جوارض مغصوبہ پر بنائی گئی ہونماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ اگرچہ جونمازیں اب تک اداکی گئی ہیں وبہ مسقط ذمہ ہیں۔ راہن کوزیدکی چاہئے کہ یہ زمین مرہونہ فروخت کرکے بکر کازرہن اداکردے اوراگر وہ قصدا کوئی صورت ادائیگی کی اختیار نہ کرے تو بکر عدالت کے ذریعہ اس زمین کوفروخت کرواکر اپنا حق وصول کرے۔ اگر قیمت زرہن سے زیادہ ہوتوحصہ زائد راہن زید کودیدے۔

فصلٌ : إذَا حلَّ الحقّ، لزِمَ الرَّاهِنَ الْإِيفَاءُ؛ لِأَنَّهُ دَيْنٌ حَالٌّ، فَلَزِمَ إيفَاؤُهُ، كَالَّذِي لَا رَهْنَ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يُوفِ، وَكَانَ قَدْ أَذِنَ لِلْمُرْتَهِنِ أَوْ لِلْعَدْلِ فِي بَيْعِ الرَّهْنِ، بَاعَهُ، وَوَفَّى الْحَقَّ مِنْ ثَمَنِهِ، وَمَا فَضَلَ مِنْ ثَمَنِهِ فَلِمَالِكِهِ، وَإِنْ فَضَلَ مِنْ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَعَلَى الرَّاهِنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذِنَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِ، أَوْ كَانَ قَدْ أَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ عَزَلَهُمَا، طُولِبَ بِالْوَفَاءِ وَبَيْعِ الرَّهْنِ، فَإِنْ فَعَلَ، وَإِلَّا فَعَلَ الْحَاكِمُ مَا يَرَى مِنْ حَبْسِهِ وَتَعْزِيرِهِ لِيَبِيعَهُ، أَوْ يَبِيعُهُ بِنَفْسِهِ أَوْ أَمِينِهِ وَبِهَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : لَا يَبِيعُهُ الْحَاكِمُ، لِأَنَّ وِلَايَةَ الْحَاكِمِ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ الْحَقُّ، لَا عَلَى مَالِهِ، فَلَمْ يَنْفُذْ بَيْعُهُ بِغَيْرِ إذْنِهِ وَلَنَا، أَنَّهُ حَقٌّ تَعَيَّنَ عَلَيْهِ، فَإِذَا امْتَنَعَ مِنْ أَدَائِهِ، قَامَ الْحَاكِمُ مَقَامَهُ فِي أَدَائِهِ كَالْإِيفَاءِ مِنْ جِنْسِ الدَّيْنِ، وَإِنْ وَفَّى الدَّيْنَ مِنْ غَيْرِ الرَّهْنِ، انْفَكَّ الرَّهْنُ (المغنی لابن قدامہ 6/531)

مصباح

رہن کی مذکورہ دونوں صورتیں شرعاناجائز ہیں۔ مرزروعہ کھیت یازرعی زمین کے رہن رکھنے کی جائز صورت صرف ایک ہے۔ اوروہ یہ ہے کہ قرض دینے والا مرتہن حکومت کوجوسرکاری لگان دے یازمین کے مالک کسان یازمیندار کوجوبوت دے اوراکاشت پر جس قدر خرچ کرے اس بوت یا سرکاری مال گزاری کواور کاشت پر جو خرچ کیا ہے اس کوہر سال پیداوال سے وضع کرلیا کرے اس کے بعد جوکچھ غلہ بچے اس کواصل قرض میں محسوب کرتا جائے۔

یہ تو صورت تھی قرض اوررہن کی اورشرعی حکم کی۔ رہ گیا شروع ہی سے اپنی قابل کاشت زمین اورکھیت یاباغ کوایک سال کےلئے یا اس سے زائد مدت کےلئے کسی کوروپیہ کے بدلے میں کرایہ پردینا جس کو اصطلاحاکراءالارض بالنقدکہتے ہیں تواس کا شرعی حکم یہ ہے یہ بلاکراہت جائزہے۔

بینک کا سودلے کرہاؤس ٹیکس یااس طرح کے کسی اورظالمانہ ٹیکس کی ادائے میں یاکسی انگریزی اسکول میں خرچ کردیا جائے۔

الغلام مرتہن بعقیقۃ کا مطلب یہ ہے کہ : جس طرح شئی مرہون زرہن کولازم ہے اسی طرح بچے کو عقیقہ گویالازم ہے شئی مرہون زررہن کے مقابلہ میں محسوس ہوتی ہے اروزرہن کی ادائےگی کے بغیر واگذار نہیں ہوسکتی اس طرح بچہ عقیقہ کے مقابلہ میں محبوس ہوتا ہے بغیر عقیقہ کے اس کاچھٹکارانہیں ہے۔ مقصود عقیقہ کاتاکد بیان کرنا ہے۔ محبوس ہوتا ہے بغیر عقیقہ کے اس کاچھٹکارانہیں ہے۔ مقصود کاتاکدبیان کرنا ہے۔

غیر مستطیع معذورلایکلف اللہ نفسا الاوسعہاجب کبھی وسعت ہوعقیقہ کردے کام چل جائے گا۔

ھذاماعندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الرہن

صفحہ نمبر 386

محدث فتویٰ